www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterma

گویا اس کتاب سے دو فوائد حاصل ہوتے ہیں' ایک تو یہ ہے کہ اگر آپ کو اردو عنوان کے تحت قرآن مجید میں کئی مستعمل مترادف الفاظ مطلوب ہیں تو بڑی آسانی سے آپ اپنے مطلوب تک پہنچ سکتے ہیں دوسرا یہ ہے کہ اگر آپ کو قرآن کے کسی لفظ کے معنی معلوم نہ ہوں تو آپ اس کے معنی معلوم کر کے پھر اس کے لئے وارد ہونے والے قرآن مجید کے مترادف الفاظ بھی جان سکتے ہیں۔

کتاب کے آخر میں مصنف نے پانچ اہم ضمیموں کا اضافہ کر کے کتاب کی افادیت کو چار چاند لگا دیئے ہیں' وہ پانچ ضمیمے اس طرح ہیں:

(۱) اسماء معرفہ' اس میں ۱۴ عنونات کے تحت اسماء معرفہ کو تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

(۲) اسماء نکرہ: اس میں ۷ عنوانات قائم کر کے انتہائی قیمتی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

(۳) ذوالاضداد

(۴) افعال کے عین کلمہ کی حرکت یا مصدر میں فرق سے معانی میں تبدیلی۔

(۵) متفرقات' اس ضمیمے میں جامع اسماء' غلط العام' مشتبہ الفاظ' چند محاورات اور چند مشکل مادوں وغیرہ پر بحث کی گئی ہے۔

بہرحال یہ کتاب اپنے موضوع پر اردو زبان میں پہلی اور نہایت جامع مانع کتاب ہے۔

محترم کی ہر بات مدلل ہونے کے ساتھ ساتھ باحوالہ بھی ہے' الفاظ کے مابین جملہ فروق کے ضمن میں ہر فرق کے ساتھ حوالہ بھی دیا گیا ہے' انہیں خصوصیات کی وجہ سے اس تصنیف کا ہر گھر' ہر لائبریری' ہر مدرسے اور ہر تحقیقی مرکز میں ہونا لازمی ہے۔

اللہ جل شانہ مصنف کی اس خدمت جلیلہ کو قبول فرمائے اور اسے ان کے لئے آخرت میں باعث نجات اور بلندی درجات بنائے' آمین ثم آمین۔

حافظ محمد اسحٰق زاہد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا۔ نیز کہتے ہیں رُوَیْدَ زَیْدًا۔ زید کو مہلت دو (منجد) گویا رُوَیْد کا مفہوم آہستہ آہستہ اور چپکے چپکے رسی دراز کرتے جانا یا تھوڑی مہلت دیتے جانا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَمَہِّلِ الْکٰفِرِیْنَ اَمْہِلْہُمْ رُوَیْدًا۔ (۸۶/۱۷) تو تم کافروں کو مہلت دو۔ بس چند روز ہی مہلت دو۔

۲۔ رُخَاءً: اتنی نرم اور آہستہ چلنے والی ہوا جو کسی چیز کو نہ ہلائے (منجد) ہوا کا نرمی سے دھیرے دھیرے چلنا (ف ل ۴۶) ارشاد باری ہے:

فَسَخَّرْنَا لَہُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِہٖ رُخَاءً حَیْثُ اَصَابَ (۳۸/۳۶) پھر ہم نے ہوا کو ان کے زیرِ فرمان کر دیا کہ جہاں وہ پہنچنا چاہتے ان کے حکم سے نرم نرم چلنے لگتی۔

۳۔ عُرْفًا: دھیمی دھیمی چلنے والی راحت بخش ہوا۔ العرف بمعنی بُو۔ اکثر اس کا استعمال خوشبو کے لیے ہوتا ہے۔ (منجد) اور ایسی ہوائیں عموماً دھیمی رفتار سے چلتی ہیں۔ جیسے نسیمِ سحر۔ قرآن میں ہے:

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا (۷۷/۱) قسم ہے چلتی ہواؤں کی، دل کو خوش آتی (عثمانیؒ)

۴۔ یُسْر: بمعنی آسانی اور سہولت اور اس کی ضد عُسْر (تنگی) ہے اور یُسْرًا کا لفظ اس حالت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ جب کوئی کام آسانی اور سہولت کے ساتھ بلا تکلف سرانجام دیا جائے۔ اور اس میں کسی قسم کا جھول واقع نہ ہو۔ ارشاد باری ہے:

فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا (۵۱/۳) پھر (قسم ہے ان ہواؤں کی جو) آہستہ آہستہ چلتی ہیں (جالندھریؒ)
پھر کشتیاں آسانی سے چلنے والیاں (عثمانیؒ)

تو یہاں یُسْر سے مراد رفتار کی کمی نہیں بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ تیز رفتاری سے چلنے کے باوجود ان میں کوئی ہچکولہ، جھول، ڈھلک یا آواز پیدا نہیں ہوتی تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ آہستہ اور نرمی سے چل رہی ہیں۔

۵۔ استدراج: (درجہ) سیڑھی کے زینہ کو کہتے ہیں جبکہ اُوپر کو چڑھا جائے اور استدرج کے معنی آہستہ آہستہ اور بتدریج ایک چیز کو دوسری چیز کے قریب کرنے کے ہیں (مف) تاکہ اسے کچھ معلوم نہ ہو سکے۔ گویا استدراج میں تدریج اور آہستگی دو چیزوں کی رعایت ضروری ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُہُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ (۷/۱۸۲) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کو بتدریج اس طرح پکڑیں گے کہ انہیں معلوم ہی نہ ہوگا (جالندھری)
ہم ان کو آہستہ آہستہ پکڑیں گے۔ (عثمانی)

۶۔ دَلّٰی۔ دَلْوٌ کے معنی ایسا ڈول ہے جو پانی سے خالی ہو اور اَدْلٰی کے معنی خالی ڈول کو پانی سے بھرنے کے لیے کنویں میں لٹکانا ہے جو آہستہ آہستہ پانی تک پہنچ جاتا ہے اور دَلّٰی کے معنی آہستہ آہستہ کسی کام کو سرانجام دینے اور مقصد تک پہنچنے کے ہیں۔ (مف) ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلًا (۱۵/۱۷) دیا کرتے۔

۴۔ دَانَ : الدِّین کا لفظ بڑے وسیع مفہوم میں استعمال ہوتا ہے مختصراً اس کے چار معانی ہیں۔ (۱) مکمل حاکمیت (۲) مکمل عبودیت اور بندگی۔ قرآن میں ہے :

اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ (۳/۳۹) تو اس میں یہ دونوں مفہوم پائے جاتے ہیں (۳) قانون جزا و سزا بھی اور (۴) اور اس قانون کے اچھے اور برے اعمال کی جزا اور سزا دینا بھی۔ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ (۱/۴) میں یہ چوتھا مفہوم پایا جاتا ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ (۵۶/۸۶، ۸۷)

پھر اگر تم بدلہ دیے جانے سے آزاد ہو تو روح کو جب نکل رہی ہوتی ہے) لوٹا کیوں نہیں لیتے۔ اگر تم سچے ہو۔

ماحصل : (۱) جَزَا : پورا پورا بدلہ دینے کے لیے۔

(۲) اثاب اور ثوب : عموماً اچھے کام کے اچھے بدلہ کے لیے۔

(۳) عَذَّبَ : سخت سزا کے لیے۔

(۴) دان : جزا و سزا میں حاکم و محکوم کے پہلو کو اجاگر کرنے کے لیے آتا ہے۔

۳۱۔ بدلہ لینا

کے لیے عَاقَبَ ، اِنْتَقَمَ اور اِنْتَصَرَ کے الفاظ آئے ہیں :

۱۔ عاقب : عقب کے معنی ایڑی اور پیچھے اور عقب کے معنی پیچھے لگنا اور عاقب کے معنی کسی کے پیچھے لگ کر اس کا مواخذہ کرنا اور سزا دینا (منجد) ارشاد باری ہے :

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ (۱۶/۱۲۶)

اور اگر بدلہ لو تو اسی قدر بدلہ لو جس قدر تم کو تکلیف پہنچائی جائے۔

۲۔ اِنْتَقَمَ : نقم کے معنی کسی چیز کو برا سمجھنا اور اس میں عیب دھرنا ہے (مف۔ م ل) قرآن میں ہے :

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ (۸۵/۸)

ان کو مومنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ خدا پر ایمان لائے ہوئے تھے۔

اور انتقام کے معنی کسی کو اس کے ناپسندیدہ کام پر غضبناک ہو کر سزا دینا یا بدلہ لینا ہے۔ اور ابو ہلال عسکری کے نزدیک انتقام کی ضد انعام اور انتقام کا معنی انعام کا سلب کر لینا ہے (فق ل ۱۹۹) ارشادِ باری ہے :

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَآ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ

اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون جس کو اس کے پروردگار کی آیتوں سے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیرے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ (۲۶/۶۳) — اس وقت ہم نے موسیٰؑ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو۔ تو دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا (یوں) ہو گیا کہ گویا بڑا پہاڑ (ہے)

البتہ ان دونوں میں تھوڑا سا فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ فلق عام طور پر اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کسی چیز کا ایک حصہ علیحدہ ہو جائے۔ یعنی کل برابر دو حصوں میں سر کی مانگ کے لیے فلق کا لفظ اسی لیے آتا ہے کہ وہ بالوں کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ اور فِلق اور فلقہ دو حصوں میں بٹی ہوئی چیز کے ایک حصہ کو کہتے ہیں۔ لیکن فرق کا لفظ اس لحاظ سے عام ہے۔ اس کا اطلاق دو اور دو سے زیادہ حصوں پر بھی ہوتا ہے۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ فلق کا اطلاق عموماً بے جان اشیاء پر ہوتا ہے جبکہ فرق عام ہے۔ اس کا اطلاق بے جان اور جاندار خصوصاً انسان پر بھی ہوتا ہے۔ کسی جماعت سے الگ شدہ حصہ کو فِرق اور اگر یہ الگ شدہ حصہ بھی بڑی تعداد میں ہو تو اسے فرقہ کہا جاتا ہے۔ اور کسی جھگڑا یا معاملہ کی صورت میں فریق۔ ارشادِ باری ہے،

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى (۶/۹۵) بیشک اللہ ہے کہ پھوڑ ڈالتا ہے دانہ اور گٹھلی۔ (عثمانیؒ)
یعنی دانہ اور گٹھلی درمیان سے پھٹ کر الگ ہوتے ہیں اور اس سے کونپل نکلتی ہے۔

اسی طرح فالق الاصباح (۶/۹۶) پھوڑ نکالنے والا صبح کی روشنی (عثمانی) میں فلق کا لفظ اس لحاظ سے موزوں ہے کہ صبح کی دھاری آسمان میں ہے، جیسے سر میں مانگ۔

۹۔ مَزَّقَ : مَزَقَ (الثوب) بمعنی کپڑا پھاڑنا اور مَزَّقَ بمعنی پھاڑنا۔ بکھیرنا۔ تباہ کر دینا (منجد) گویا مزّق میں عمل کی شدت پیدا ہو جاتی ہے (منجد) ارشاد باری ہے:

فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ (۳۴/۱۹) — تو ہم نے ان کے افسانے بنا دیے تو ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تباہ کر دیا۔

ماحصل:
(۱) خَرَقَ : کسی چیز کو بگاڑنے کے لیے پھاڑنا
(۲) قَدَّ : لمبائی میں پھاڑنا۔
(۳) فَطَرَ : شگاف ڈالنا اور تراش خراش کرنا۔
(۴) فَجَرَ : کسی چیز کو وسیع پیمانے پر پھاڑنا اور بہانا۔
(۵) مَخَرَ : کشتی کا پانی کو پھاڑنا جس سے آواز بھی پیدا ہو۔
(۶) شق : کسی سخت چیز کو پھاڑنا۔
(۷) فلق : کسی بے جان چیز کو دو حصوں میں پھاڑنا اور الگ کرنا۔
(۸) فرق : کسی چیز کو دو یا زیادہ حصوں میں علیحدہ کر دینا (عام ہے)
(۹) مَزَّقَ : ٹکڑے ٹکڑے کر کے تباہ کر دینا۔

۳۲ —— پھٹنا

کے لیے فطر سے اِنفطر اور تفطّر، شقّ سے شَقَّق اور اِنشقّ، فلق سے اِنفلق۔ صدع اور تصدّع اور تمیّز کے الفاظ آئے ہیں۔ اب اُن کی مثالیں دیکھیے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھگڑا کرنا جبکہ اصول پر فریقین متفق ہوں اور جھگڑا فروعی نوعیت کا ہو۔ ارشادِ باری ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى — تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات
يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (۴/۶۵) — میں تمہیں منصف نہ بنائیں تب تک مومن نہیں ہونگے۔

۲۔ تنازع: بمعنی اختلاف کرنا اور اپنی طرف کھینچنا (منجد) اور نزع کسی چیز کو اس کی قرار گاہ سے کھینچنا (مف) کھینچا تانی۔ جھگڑے کا طول پکڑنا۔ ارشادِ باری ہے:

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى — پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اس کو رجوع کرو طرف
اللّٰهِ وَالرَّسُولِ۔ (۴/۵۹) — اللہ کے اور رسولؐ کے۔ (عثمانیؒ)

۳۔ حَاجَّ: حَجَّ بمعنی دلیل میں غالب آنا۔ اور حُجَّة بمعنی دلیل۔ اور اِحْتَجَّ بمعنی اپنے دعوٰی پر دلیل لانا (منجد) ہے۔ گویا حَاجَّ دلائل سے بحث کرنے اور ایک دوسرے کی بات کو دلیل سے ردّ کرنے کو کہتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِي حَاجَّ اِبْرَاهِيمَ فِي — بھلا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو ابراہیمؑ سے پروردگار
رَبِّهٖ (۲/۲۵۸) — کے بارے میں جھگڑنے لگا۔

۴۔ جَدَلَ: گفتگو میں ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرنا (مف) بے جا تکرار کرنا۔ اور جَدَلَ بمعنی پچھاڑ دینا اور زمین پر گرانا (منجد) بطور سوال جواب جھگڑنا (م۔ق) صاحب مقائیس اللغة کے نزدیک طویل گفتگو سے جھگڑا کو طول دینا (م۔ل) ارشادِ باری ہے:

يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ — وہ لوگ حق بات میں اس کے ظاہر ہوئے پیچھے
(۸/۶) — جھگڑنے لگے۔

۵۔ مَارَ: مِرْيَة بمعنی تردّد اور شک۔ اور مَارَ بمعنی ایسی بات میں جھگڑا کرنا جس کے تسلیم کرنے میں تردّد ہو۔ (مف) ارشادِ باری ہے:

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى اَفَتُمَارُونَهٗ — جو کچھ انہوں (محمدؐ) نے دیکھا ان کے دل نے اس کو جھوٹ
عَلٰى مَا يَرٰى (۵۳/۱۲) — نہ جانا۔ کیا جو کچھ وہ دیکھتے ہیں تم اس میں ان سے جھگڑتے ہو

۶۔ خَصَمَ: بمعنی دعویدار۔ مدعی اور مدعا علیہ یا دونوں میں سے کوئی ایک۔ مخالف فریق۔ خواہ ایک فرد ہو یا زیادہ۔ ایسا جھگڑا یا مقدمہ جس میں فریقین کے حقوق زیرِ بحث ہوں۔ اور اَخْصَمَ بمعنی کسی کے خلاف دلیل مہیا کرنا۔ دلیل سجھانا (منجد) قرآن میں ہے:

وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ۔ — بھلا تمہارے پاس ان جھگڑنے والوں کی خبر آئی ہے (جالندھری)
(۳۸/۲۱) — اور پہنچی تجھ کو خبر دعوے والوں کی (عثمانیؒ)

۷۔ لَدَّ: بمعنی شدّة الخصومة (ف۔ل ۴۸) اور اَلَدّ بمعنی سخت جھگڑالو آدمی۔ پنجابی (اڑئے خور) جو دوسروں کی بات کو درخورِ اعتنا نہ سمجھے اور اپنی بات کے لیے شور مچاتا جائے۔ قرآن میں ہے:

وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِي قَلْبِهٖ وَهُوَ — اور وہ اپنے مافی الضمیر پر خدا کو گواہ بناتا ہے حالانکہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حَرُوْر: (ضد ظلّ بمعنی سایہ) بمعنی گرم ہوا۔ لُو، تپش (مف) جو شدت کی دُھوپ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ (۳۵/۲۰-۲۱) — اور نہ اندھیرا اور روشنی (برابر ہو سکتے ہیں، اور نہ سایہ اور دُھوپ۔

ماحصل: (۱) شَمْس: دھوپ کے لیے عام لفظ۔ (۲) حَرّ: دوپہر کی گرم دھوپ۔ (۳) ضُحٰی: چاشت کے وقت کی دُھوپ۔ (۴) گرم دھوپ سے پیدا شدہ لُو اور تپش۔

۲۹ ــــ دھوکا دینا

کے لیے غَرَّ، خَدَعَ، خَانَ (خون) خَذَلَ، رَاغَ (روغ) اور خَتَرَ کے الفاظ قرآنِ کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ غَرَّ: بمعنی کسی کو غافل پاکر اس سے اپنا مقصد حاصل کرنا۔ فریب دینا۔ پھانسنا (مف) اور غُرُوْر اور متاع الغرور بمعنی اباطیل الدنیا اور غُرُوْر بمعنی دھوکا دینا (غ پر ضمہ) اور غَرُوْر (غ پر فتحہ) بمعنی دھوکا دینے والا ہے۔ اور غرور بمعنی ہر وُہ وہم جو انسان کو تکلیف سے دوچار کر دے، جیسے پیاسے کو سراب (فق ل ۲۱۴) ارشادِ باری ہے:

وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ (۵۷/۱۴) — اور (لاطائل) آرزوؤں نے تم کو دھوکا دیا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچا اور دھوکا دینے والا (شیطان) خدا کے بارے میں تمہیں دھوکا دیتا رہا۔

۲۔ خَدَعَ: حقیقت کو چھپا کر دُوسرے کو اندھیرے میں رکھنا (م-ل) اور بمعنی کسی سے راہِ صواب کو چھپانا تاکہ وُہ مکروہ میں جا پڑے (فق ل ۲۱۴) جو کچھ دل میں ہو اس کے علاوہ کچھ اور ظاہر کرکے کسی کو اس چیز سے پھیر دینا جس کے وُہ درپے ہو، جھکمہ دینا (مف) اور طریق الخدوع ایسے راستہ کو کہتے ہیں جو کبھی دکھائی دے اور کبھی گم ہو جائے۔ اور رسول اللہؐ نے جو فرمایا ہے "اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ" تو خُدْعَةٌ کے معنی دھوکا یا مکر و فریب نہیں بلکہ جنگی چال ہے جیسے فوج کو اس طریقہ سے کھڑا کرنا کہ اصل تعداد سے بہت زیادہ معلوم ہو۔ یا لشکر کا پسپا ہونا کہ دشمن کو نرغہ میں لیا جا سکے۔ گویا ایسے طریقوں سے مقابل کو اندھیرے میں رکھ کر اپنا مطلب نکال لیا جاتا ہے۔ اس میں مکر و فریب یا دھوکے کی کوئی بات نہیں۔ اور اگر مقصد نیک ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ ارشادِ باری ہے:

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ (۲/۹) — منافق لوگ اللہ کو اور ایمانداروں کو جھکمہ دینا چاہتے ہیں مگر درحقیقت وُہ اپنے سوا کسی کو جھکمہ نہیں دیتے۔

۳۔ خَانَ: بمعنی خفیہ طور پر عہد شکنی کرنا۔ اور یہ لفظ عہد، امانت اور نفاق (دین میں خیانت) کے لیے خاص ہے (مف) اور خَوَّان اسم مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت بڑا دھوکہ باز۔ بڑا خائن۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ش

۱۔ شاخ

کے لیے فَرْعٌ[۱]، شُعَبٌ[۲] اور اَفْنَان[۳] کے الفاظ قرآن کریم میں ملتے ہیں۔

۱۔ فَرْعٌ: بمعنی شاخ (ضد اصل بمعنی جڑ) اس کی جمع فروع ہے۔ بمعنی (درخت کی) ٹہنیاں اور امام راغب کہتے ہیں کہ ہر شے کا اوپر کا حصہ جو جڑ سے نکلا ہو وہ فرع الشجر ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ — پاکیزہ کلمے کی مثال پاکیزہ درخت کی سی ہے جس کی جڑ

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (۱۴/۲۴) — زمین میں قائم اور شاخیں آسمان میں ہوں۔

اور اس لفظ کا استعمال مادی اور معنوی دونوں شکلوں میں ہوتا ہے۔ فرعی مسائل ایسے مسائل کو کہتے ہیں جو کسی دوسری چیز (اصل) پر مبنی ہوں اور اس پر اُن کو قیاس کیا گیا ہو۔ مگر اس کی مثال قرآن میں نہیں۔

۲۔ شُعَبٌ: (شُعْبَۃٌ کی جمع) شعب کے معنی میں دو باتیں بنیادی طور پر پائی جاتی ہیں۔ (۱) افتراق یا جدا ہونا اور (۲) اجماع۔ لیکن یہ لغت اضداد سے نہیں بلکہ ہر ایسی چیز پر اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے جو آگے جا کر کئی حصوں میں بٹ جائے (م۔ ل) مثلاً تَشَعَّبَ النَّهْرُ بمعنی نہر کی کئی شاخیں نکلنا یا جیسے ہاتھ کی انگلیاں (اور شعب بڑے قبیلہ کے معنوں میں بھی آتا ہے (منجد) قرآن میں ہے:

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ (۷۷/۳۰) — ایسے سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں (یعنی آگے جا کر تین حصوں میں بٹ گیا ہے۔

۳۔ اَفْنَان: (فنن کی جمع) فنن بمعنی کسی درخت کی بہت موٹی اور لمبی شاخ (پنجابی ٹہن) اور شَجَرَۃٌ فَنَّاءٌ بمعنی بہت لمبی اور موٹی شاخوں والا درخت (م ق) قرآن میں ہے:

ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ (۵۵/۴۸) — وہ دونوں درخت بڑی بڑی شاخوں والے ہیں۔

ماحصل: (۱) فَرْعٌ، کسی چیز کی اصل کے علاوہ جو کچھ اس سے نکلے وہ اُس کی فرع ہے۔

(۲) شُعْبَۃ، کسی چیز کا کئی حصوں میں اس طرح بٹنا کہ اصل سے تعلق بدستور باقی رہے۔ اور فنن کسی بڑی اور موٹی شاخ کو کہتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے رہا ہے جو قرآن کی رُو سے قریب ہی ہے۔

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ (۵۹/۱۸) اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے فردائے قیامت کے لیے کیا (سامان) آگے بھیجا ہے۔

۱۹۔ کم کرنا۔ کمی کرنا۔ گھٹانا

کے لیے ظلم، الا (الو)، قصر، الت، ھضم، فتر، قل، طفف، خسر، نقص، بخس، فرط اور وتر کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ ظَلَمَ: بمعنی "کسی چیز کو اس کے اصل مقام کے علاوہ کسی دوسری جگہ رکھنا"، اور اس کی ضد عدل ہے۔ یعنی جو چیز بھی عدل و انصاف کے منافی ہو گی وہ ظلم ہو گا۔ گویا ظلم کے لفظ کا دائرہ استعمال بہت وسیع ہے۔ کسی بھی چیز میں کمی ہو یا بیشی، اور اس کمی بیشی کی مقدار بھی خواہ کتنی ہی کم ہو یا کتنی ہی زیادہ ہو سب پر ظلم کا اطلاق ہو گا۔ علاوہ ازیں یہ لفظ مادی اور معنوی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا (۱۸/۳۳) دونوں باغ اپنی فصل پوری دیتے اور اس میں کچھ کمی نہ کرتے۔

۲۔ اَلَا بمعنی کوتاہی کرنا۔ کوئی کام جیسے چاہیے ویسے نہ کرنا۔ کسر چھوڑنا (مف۔م ل) ارشادِ باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا (۳/۱۱۸) اے ایمان والو! اپنے علاوہ دوسرے (غیر مسلم) کو رازدار نہ بناؤ۔ وہ لوگ تمہاری خرابی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔

۳۔ قَصَرَ: کوئی کام جتنا چاہیے اتنا نہ کرنا۔ اور امام راغب کے الفاظ میں کسی چیز کی لمبائی یا اس کی انتہا کو نہ پہنچنا (مف) مقررہ مقدار یا تعداد پوری نہ کرنا۔ تھوڑا کرنا۔ چھوٹا کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ (۴/۱۰۱) اور جب تم سفر کو جاؤ تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ نماز کو کم کر کے پڑھو۔

۴۔ اَلَتَ: بمعنی کسی کے حق میں سے کچھ گھٹانا (منجد) مزدوری میں سے کچھ گھٹانا۔ کام کا پورا بدلہ نہ دینا یا دیر سے دینا۔ اَلْقَصْرُ وَالْاِبْطَاءُ (م۔ق) ارشادِ باری ہے:

مَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ (۵۲/۲۱) ہم نے ان کے اعمال سے کچھ کم نہیں کیا۔

۵۔ هَضَمَ: بمعنی کسی نرم چیز کو کچلنا۔ بھینچنا۔ نچوڑنا اور اس میں کمی کرنا (م۔ل) کسی کمزور کا حق دبانا۔ غصب کرنا۔ اور هَضِيْم بمعنی نرم و نازک بھی (۲۶/۱۴۸) اور جلد ہضم ہونے والا بھی (م۔ق) ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ ھَنَا: الھنیٔ وہ چیز ہے جو بغیر مشقت کے حاصل ہو جائے اور نتائج کے لحاظ سے خوش کن ہو۔ اس لفظ کا استعمال عموماً کھانے کے خوشگوار ہونے پر ہوتا ہے (مف) اور ھَنَأَ بمعنی خوش ہونا اور ھنیٔ الطعام کھانے کو مزیدار پانا۔ اور ھَنُؤَ بمعنی بغیر رنج و مشقت کے حاصل ہونا۔ اور ھنّأ بمعنی مبارکباد دینا۔ اور ھَنِیْئٌ بمعنی خوشگوار بلا مشقت مفت ہاتھ لگنے والی چیز (منجد) اور ھَنِیٔ بمعنی ایسا خوش منظر کھانا جس میں گدلاپن قطعاً نہ ہو (فق ل ۲۴۵) پھر اس کا استعمال آسانی سے حاصل شدہ مال پر ہونے لگا۔ ارشادِ باری ہے:

فَاِنْ طِبْنَ لَکُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا	پھر اگر عورتیں اپنی خوشی سے مہر میں سے تم کو کچھ
فَکُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا (۴/۴)	چھوڑ دیں تو اسے ذوق و شوق سے کھالو۔

ماحصل: (۱) ذائقہ: عام ہے بمعنی چکھنا۔ مزا چکھنا۔

(۲) طعم: انسانی کھانے کا مزا۔

(۳) لذّت: خوشگواری۔ خوش مزگی۔

(۴) ھَنَأَ: مفت راچہ گفت۔ بغیر محنت ہاتھ آنے والے مال کی خوشگواری۔ کسی چیز کا خوش منظر اور مزیدار ہونا۔

۲۳ ـــــــ مزیّن کرنا

کے لیے زَیَّنَ، زُخْرُفٌ اور سَوَّلَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ زَیَّنَ: بمعنی کسی چیز کو زینت دینا۔ آراستہ کرنا۔ سنوارنا۔ خوشنما بنانا۔ یہ لفظ عام مستعمل ہے۔ مادی اور معنوی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ۔ (۶۷/۵)	اور ہم نے آسمانِ دنیا کو (تاروں کے) چراغوں سے مزیّن کیا۔

اور دوسرے مقام پر ہے:

وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ (۶/۴۳)	اور جو کام وہ کرتے تھے شیطان ان کو ان کے لیے آراستہ کرکے دکھاتا تھا۔

۲۔ زُخْرُفٌ: زخرف بمعنی سونا (GOLD) اور وہ زینت جو ملمع کرنے سے حاصل ہو۔ اور زخرف القول بمعنی ملمع کی ہوئی بات (مف) اور زخرف الکلام بمعنی جھوٹ سے سجایا ہوا کلام (منجد) اور زَخْرَفَ اور تَزَخْرَفَ بمعنی کسی چیز کو ملمع کرکے خوشنما بنانا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَکَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا	اور اسی طرح ہم نے شیطان (سیرت) انسانوں اور
شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ یُوْحِیْ بَعْضُهُمْ	جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنا دیا۔ وہ دھوکا دینے کے
اِلٰی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا۔	لیے ایک دوسرے کے دل میں ملمع کی باتیں ڈالتے
(۶/۱۱۲)	رہتے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: یقین، کسی امر کو پوری طرح سمجھ لینا اور اس کا پایہ ثبوت کو پہنچ جانا۔ ظَنَّ اَنَّ علامات وقرائن سے اندازہ کر کے یقین حاصل کرنا۔

۴۔ یکسُو ہونا

کے لیے حَنَفَ اور تَبَتَّلَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ حَنِيْف۔ حَنَفَ (ضد جَنَفَ) تمام باطل راہوں کو چھوڑ کر استقامت کی طرف مائل ہونا۔ (مف) اور حَنِيْف تمام غلط راہوں کو چھوڑ کر صرف ایک سیدھی راہ کی طرف آنے والا۔

ارشاد باری ہے:

وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (۱۰/۱۰۵)	اور یہ کہ (اے محمد ﷺ) یکسُو ہو کر دینِ اسلام کی پیروی کیے جاؤ اور مشرکوں میں ہرگز نہ ہونا۔

۲۔ تَبَتِّيْل: بَتَلَ بمعنی کسی شے کو کاٹ کر کسی سے جُدا کرنا (منجد) اور بَتَّلَ اور تَبَتَّلَ بمعنی ہر قسم کے دھندوں اور جھمیلوں سے توجہ ہٹا کر اور فراغت پا کر خدا کی طرف متوجہ ہونا۔ خلوصِ نیت سے عبادتِ الٰہی میں مشغول ہونا (مف) ارشاد باری ہے:

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا (۷۳/۸)	اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو۔ اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

ماحصل: حَنَفَ: باطل راہوں کو چھوڑ کر اور یکسو ہو کر سیدھی راہ کی طرف آنا۔ اور تَبَتَّلَ بمعنی دُنیوی جھمیلوں اور دھندوں کو چھوڑ کر یکسو ہونا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا اور نبذ العھد بمعنی معاہدہ کی پابندی کو ختم کرنا اور اسے توڑ دینا۔ اور نَبَذَ عَلٰی سَوَآءٍ بمعنی برابری کی سطح پر معاہدہ کو دے مارنا۔ یعنی معاہدہ سے پیشتر دونوں فریق جس کیفیت اور سطح پر تھے۔ دونوں کا اسی مقام پر آجانا اور معاہدہ کی پابندیوں کا ختم ہو جانا۔ ارشاد باری ہے :

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ (۵۸/۸) — اور اگر تمہیں کسی قوم سے دغا بازی کا خوف ہو تو انکے معاہدے کو برابری کی سطح ان کے منہ پر دے مارو!

۱۶- نُكِسَ عَلٰى رَاْسِهٖ : نکس بمعنی اوندھا کرنا۔ اور نَكَسَ رَاْسَهٗ بمعنی سر جھکانا۔ سرنگوں ہونا۔ اور نُكِسَ عَلٰى رَاْسِهٖ بمعنی لاجواب ہو کر ندامت سے سر ڈال دینا اور سوچنے لگنا۔ قرآن میں ہے :

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ (۶۵/۲۱) — پھر انہوں نے سر ڈال دیا اور کہنے لگے (اے ابراہیم) تو جانتا ہے کہ یہ (بُت) بولتے نہیں۔

۱۷- وَلَجَ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ : وَلَجَ بمعنی کسی تنگ جگہ میں داخل ہونا۔ اور حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ کا لفظی معنی یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے، ہے۔ اور یہ محاورہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی بات قطعاً ناممکن ہو۔ ارشاد باری ہے :

وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ (۴۰/۷) — اور نہ وہ بہشت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ نکل جائے۔

۷ — چند مشکل مادے

الف							
		اَرَادَ	(رود)	اَصَبْتُهُمْ	(صوب)	اَفَضْتُمْ	(فیض)
ابن - بنت	(بنو)	اَرَاكَ	(رأی)	اِصْطَادُوْا	(صید)	اِقْتَدِهْ	(قدو)
ابین	(ابی)	اَرْجَآئِهَا	(رجو)	اِصْطَبِرْ	(صبر)	اَكُ	(کون)
اتسق	(وسق)	اِزْدَادُوْا	(زید)	اِصْطَفٰى	(صفو)	اَكْتَالُوْا	(کیل)
اَتْلُ	(تلو)	اِزْدُجِرَ	(زجر)	اصطنع	(صنع)	آل	(اول)
اِجْتَبٰى	(جبو)	استجاب	(جوب)	اِضْطُرَّ	(ضرر)	اٰلَآء	(الی)
اَجْرُهٗ	(جور)	استکان	(کون-کین)	اَطَعْتُمْ	(طوع)	اَلِدُ	(ولد)
اَخٌ - اُخْت	(اخو)	اَسْرِ	(سری)	اَعْتَدْنَا	(عتد)	اَلْفَيَا	(لفو)
اِخْتَار	(خیر)	اَسَلْنَا	(سیل)	اَعْتَدَيْنَا	(عدو)	اَلْفَتْ	(لقی)
اَخُنْهُ	خون)	اِسْم	(سمو)	اُعْتَرٰكَ	(عرك)	اللّٰه - اَللّٰهُمَّ	(اله)
اَدْرٰكَ	(دری)	اَشَارَت	(شور)	افاق	(افق - فوق)	اَلَنَّا	(لین)
اِدَّكَرَ	(ذکر)	اَصْبُ	(صبو)	اِفْتِرَاء	(فری)	اَمَة (ج اماء)	(امو)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ